رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور پاکستان

الفضل

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۱	۱۷ فتح ۱۳۲۶ھش	۴ صفر ۱۳۶۶ھ	۱۷ دسمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۷۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۳ بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ اطلاع دیتی ہیں کہ احمدی مستورات کا ایک جلسہ رتن باغ میں بروز اتوار ۲۱ دسمبر کو ۲½ بجے دوپہر ہوگا۔ تمام بہنیں وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔

برطانیہ عظمیٰ کی جماعت احمدیہ نے شہزادی الزبتھ کو خوشنما اور قابل قدر تحفہ قرآن کریم دیا

کشمیر کا محاذ

راولپنڈی ۱۶ دسمبر۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹر سے جاری شدہ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج آزاد فوجوں کا ہندوستانی فوجوں کے ساتھ تصادم ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ان کے کچھ آدمی ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ پونچھ۔ کوٹلی اور نوشہرہ کے علاقہ میں ہمارے گشتی دستوں نے اپنی سرگرمی جاری رکھی۔ اور دشمن کے گشتی دستے پر حملہ کر کے اسے شدید نقصان پہونچایا۔ جس سے کچھ اسلحہ بھی ہاتھ لگا۔ رائل انڈین ایر فورس کے جہاز مظلوم دیہاتیوں پر گولیاں برسانے میں مشغول ہیں۔ ا۔ پ

جماعت احمدیہ کی طرف سے شہزادی الزبتھ کو قابل قدر تحفہ

شہزادی نے اسے انتہائی مسرت سے قبول کیا۔

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ شہزادی الزبتھ نے جماعت احمدیہ کے ہدیہ پر نہائت ہی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ جو خوشنما مجلد قرآن کریم کی صورت میں آپ کی خدمت میں شادی کے موقعہ پر پیش کیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کو تحریر فرمایا ہے۔ کہ برطانیہ عظمےٰ کی احمدیہ جماعت کی انتہائی کرمفرمائی ہے۔ کہ انہوں نے شادی کے موقعہ پر مجھے نہائت ہی دلکش اور قابل قدر تحفہ مقدس قرآن کریم خوشنما جلد کے ساتھ پیش کیا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ آپ کا انتخاب نہائت ہی مناسب ہے۔ جسے قبول کرتے ہوئے مجھے بہت ہی فرحت محسوس ہوئی ہے۔ اور میں آپ سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ آپ ان سب کی کرمفرمائی۔ نوازش اور حسن عقیدت کا شکریہ ادا کر دیں۔ جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔ یہ سب سے پہلا موقعہ ہے۔ جبکہ برطانیہ کے شاہی خاندان کو قرآن کریم تحفۃً پیش کیا گیا ہے۔ (رائٹر)

برمی ہائی کمشنر برائے پاکستان

کراچی روانہ ہو گئے۔

ڈھاکہ ۱۵ دسمبر۔ اوبی کھین برمی ہائی کمشنر برائے پاکستان آج بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ نے ایک انٹرویو میں ذکر کیا کہ مشرقی بنگال کے عمائدین سے میری گفتگو نہائت دوستانہ انداز میں ہوئی ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک دلی اخلاص کا اظہار کر رہا تھا۔

مشرقی بنگال میں ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کرنے کی درخواست کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ میری حکومت کا ہی کام ہے ا۔پ

پاکستان کی سرحد پر حملہ

لاہور ۱۶ دسمبر۔ ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ گیارہ دسمبر کو ریاست کشمیر کے پہاڑیوں نے شہریوں کے جتھے کے ساتھ جو نیزوں اور تلواروں سے مسلح تھا پاکستان کی سرحد ضلع سیالکوٹ میں حملہ کیا۔ پاکستان کی پولیس نے اس کے جواب میں گولیاں چلائیں۔ جس کی وجہ سے حملہ آور بھاگ گئے۔ پاکستان کا ایک سپاہی زخمی ہوا۔ دشمن کے نقصان کا تا حال علم نہیں کہ اس کا کتنا نقصان ہوا ہے۔

اسی طرح ۱۲ دسمبر کو بھی انہوں نے حملہ کیا جو کہ ناکام رہا۔ (ا۔پ)

گورنر جنرل پاکستان کا بنکوں کے متعلق آرڈی نینس

کراچی ۱۵ دسمبر۔ گورنر جنرل پاکستان نے آج ایک آرڈی نینس جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے ڈومنین حکومت کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان شکایات کی تفتیش کرے۔ جو بعض بنکوں کے خلاف کی گئی ہیں۔ کہ وہ پاکستان کے شہریوں کی چیکیں قبول نہیں کرتے۔ بظاہر ان کا انکار اس لئے ہے۔ کہ ان کو پاکستان کے باہر کے ہیڈ آفسوں سے ایسا کرنے کی ہدایات ہیں۔ اور جو حکومت پاکستان کے علاوہ کسی دوسری حکومت کے احکام پر مبنی ہیں۔ آرڈی ننس کا نفاذ فوری ہوگا۔ اور تمام پاکستان میں ہوگا۔ اس کے رو سے پاکستان کے ہر اس شہری کی داد رسی کی جائے گی جو دوسری حکومت کے احکام کی وجہ سے نقصان اٹھا رہا ہے۔ اگر تحقیق کے بعد یہی وجہ ثابت ہوئی۔ تو حکومت پاکستان کو اختیار ہے کہ وہ بنک کو ادائیگی پر مجبور کرے۔ اور اگر بنک ادائیگی کرنے میں کوتاہی کرے۔ تو بنک کے اتنے سرمایہ پر قبضہ کر لے۔ جس قدر کسی گاہک کا روپیہ بنک کے ذمہ واجب الادا ہو۔

یہ آرڈی نینس خود بنکوں کے لئے مفاد کے لئے بھی جاری کیا گیا ہے۔ جو ان کو دوسری حکومتوں کے غیر قانونی اور غیر واجب دباؤ سے محفوظ کر دے گا۔ (ا۔پ)

مسٹر فضل علی قربان کا بیان

کراچی ۱۶ دسمبر۔ مسٹر فضل علی قربان جنرل سیکرٹری مغربی پاکستان مزدور فیڈریشن نے ایک بیان میں کشمیر کے متعلق کہا۔ کہ دراصل وہاں کے لوگ مہاراجہ کشمیر کے ظلموں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے موجودہ حالات نے اسکو سیاسی رنگ دے دیا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشمیر کی سرحدوں پر پاکستان اور ہندوستان میں جنگ ہو رہی ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ کشمیر نیشنل کانفرنس اور مسلم نیشنل کانفرنس کو مل کر اس بارے میں سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔ (ا و۔پ)

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے۔ایل ایل۔بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل ایل۔بی

ہم پاکستان کو ضرور کامیاب بنائینگے

(سردار شوکت حیات)

کراچی ۱۶ دسمبر آج ایک ملاقات میں سردار شوکت حیات خاں وزیر مال حکومت مغربی پنجاب نے کہا کہ گو ہم اپنے مشرقی پنجاب سے آمدہ بھائیوں کو مغربی پنجاب میں بسانے کے کام میں مصروف ہیں۔ مگر ہم نے اپنے ملک کی صنعتی ترقی کو فراموش نہیں کیا۔ ہم نہروں کی تجاویز ہائیڈرو الیکٹرک سکیموں اور صوبے کو صنعتی بنانے کی تدابیر میں بھی لگے ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی تعلیمی سکیموں کا بھی کام اقتصادی بنیادوں پر کیا جا رہا ہے۔ آپ نے مزید کہا جہاں تک تجارت کا تعلق ہے۔ ہمارے راستہ میں بہت سی رکاوٹیں ہیں۔ نیا نوے ۹۹ فی صدی تجارت باہر چلے جانے والے غیر مسلموں کے ہاتھ میں تھی ہمیں چاولوں کی فصل کا انتظام کرنا پڑا۔ جو سیلاب اور فسادات کے فوراً بعد تیار ہوئی اسی طرح کپاس کی فصل کا حال تھا۔ آخر میں سردار شوکت حیات نے کہا کہ ہم پاکستان کو کامیاب بنانے کا عزم بالجزم کئے ہوئے ہیں۔ (ا۔پ)

نائٹڈ اسٹیٹ امریکہ کو پاکستانی اخبار نویسوں کا وفد

لاہور ۱۶ دسمبر پاکستانی اخبار نویسوں کا ایک وفد جلد ہی خیر سگالی کے مشن پر یونائٹڈ اسٹیٹ امریکہ کو روانہ ہونے والا سمجھا جاتا ہے کہ وفد مسٹر الطاف حسین ایڈیٹر ڈان کراچی مسٹر فیض احمد فیض ایڈیٹر پاکستان ٹائمز لاہور مسٹر حمید نظامی ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت اور مولانا اختر علی خاں ایڈیٹر روزنامہ زمیندار لاہور پر مشتمل ہوگا۔ مسٹر الطاف حسین وفد کے قائد ہوں گے۔ (ا۔پ)

راشٹریہ سیوک سنگھ پر پابندی

کراچی ۱۷ دسمبر جیکب آباد کے حکام نے راشٹریہ سیوک سنگھ کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ اس کی سرگرمیاں مفاد عامہ کے منافی تھیں۔

بنگلور میں فساد

بنگلور ۱۶ دسمبر آج شہر میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس کی وجہ سے متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہو گئے۔ حکومت نے بروقت کارروائی کر کے حالات پر قابو پا لیا۔ بعض علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے

عوام کے تعاون کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکے گا

گاندھی جی کی پرارتھنا کی تقریر

نئی دہلی ۱۶ دسمبر گاندھی جی نے اپنی پرارتھنا کی تقریر میں ملک کی افسوسناک فرقہ وارانہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا پاکستان اور انڈین یونین دونوں کے لیڈر قیام امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ حالت ابھی تک نہیں سدھری۔ ہر جگہ آپس میں مشکوک بداعتمادی کا اظہار کیا جا رہا ہے عوام کو چاہیئے کہ وہ لیڈروں کے ساتھ تعاون کریں۔ ورنہ لیڈر کبھی بھی امن قائم نہ کر سکیں گے۔ آپ نے مغربی پنجاب کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوؤں اور سکھوں کو چاہیئے کہ وہ بلا وجہ شک وشبہ اور بداعتمادی اپنے دلوں میں پیدا نہ کریں۔

مشرقی پاکستان میں بعض اخبارات کے داخلہ پر پابندی

ڈھاکہ ۱۶ دسمبر مشرقی بنگال کی حکومت نے کلکتہ سے شائع ہونے والے تین روزانہ اخبارات یعنی آنند بازار پتریکا اور ہندوستان اسٹینڈرڈ کا صوبے میں داخلہ ممنوع قرار دیدیا ہے۔ حکومت نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ ان اخبارات میں ایسا مواد شائع کیا جا رہا ہے۔ جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں نفرت پھیلانے کا موجب ہو سکتا ہے

کلکتہ میں پنڈت نہرو کا پریس کانفرنس میں بیان

کلکتہ ۱۵ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بیان ایکسپریس کانفرنس میں فرمایا۔ کہ اگر ہم کو ایک بہت بڑی قوم بننا ہے اور مجھ کو یقین ہے کہ ہم ایک بڑی قوم بننے والے ہیں۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔ کیونکہ آل انڈیا نیشنل کانگریس کی پاس کردہ تجویز کے مطابق اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت انڈین یونین کا فرض ہے۔ آپ نے کہا کہ مجھ کو اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات خوشگوار ہوتے جا رہے ہیں کوئی وجہ نہیں کہ ہم پاکستان کو غیر سمجھیں جب کہ قدرتی طور پر یعنی تاریخی اقتصادی اور تمدنی لحاظ سے ہم ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ آپ نے مشرقی بنگال کے غیر مسلموں کے متعلق کہا کہ وہ وہیں رہیں تو بہتر ہے۔ اگر وہاں ان کو خوف و ہراس دامنگیر ہے تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ خوف و ہراس کا مقابلہ کرنے میں قومیں ترقی کرتی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ مجھ کو خوشی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان بہت سے ضروری سمجھوتے ہو چکے ہیں۔ سوائے ایک زبردست اختلاف کے جو کشمیر کے متعلق ہے آپ نے کہا کہ ہم نے اپنی طرف سے تمام صورت حالات کو واضح کر دیا ہے اور جو کچھ بھی انڈین یونین نے کشمیر میں کیا۔ اس کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ بیرونی پریس میں آج کل مناسب تقسیم کشمیر کے متعلق بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہم کسی صورت میں بھی اس کے حق میں نہیں اور نہ ہی اس کو اس مسئلہ کا مناسب حل خیال کرتے ہیں۔

آپ نے آئندہ ایک جنرل انتخابات کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ شاید جنرل انتخابات ۱۹۴۸ء کے آخر یا ۱۹۴۹ء کے اوائل میں کئے جائینگے۔ دستور ساز اسمبلی کا جلسہ اب اپریل میں منعقد ہوگا۔ اور اس جلسہ میں آزاد ہندوستان کا دستور مکمل تیار ہو جائیگا آپ نے کہا کہ حد بندی کمیشن کے فیصلہ کے خلاف مغربی بنگال کو اعتراض ہے لیکن ہم اس کی تصدیق کر چکے۔ اس لئے ہم اس کے پابند رہیں گے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی سوائے پاکستان اور ہندوستان حکومتوں کے اتفاق رائے نہیں ہو سکتی۔ (ا۔پ)

یورپین کی مالی اعانت

واشنگٹن ۱۵ دسمبر یونائٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کی کانگریس نے آج رات کے جلسہ میں یورپ اور چین کی امداد کے لئے ساٹھ کروڑ ستر لاکھ ڈالر کی رقم کا بل پاس کر دیا اب پریذیڈنٹ ٹرومین کے دستخط باقی ہیں (رائٹر)

فلسطین میں یہودیوں کی چیرہ دستیاں

بیت المقدس ۱۶ دسمبر یہودی ایجنسی کے نامہ نگار نے فلسطین کے انتظام پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ حکومت امن قائم کرنے میں ناکامیاب رہی ہے۔ اس ... یہودیوں کی سیٹلمینٹ کنوائے میں زیادتی کردی گئی ہے جو کہ کنوائے کر دیں گے۔ چار یہودیوں نے انگریزی وردی پہن کر عربوں کے علاقے میں گھس کر اور ایک عرب کو مار دیا اور سات کو زخمی کیا۔ انہوں نے لہرا کے ہوائی اڈے کے قریب عرب کیمپ میں بم پھینکے۔

یہودیوں کی خلاف قانون ... دعوی کیا ہے کہ اس نے عربوں کی ... کو توڑ دیا ہے۔ اور بہت سلجاتی نقصان ... ہے۔ فلسطین کے شمال میں ... بالائی حصے میں کہا جاتا ہے کہ ایک ... نے ایک یہودی پولیس گارڈ کو ... ہے۔

قاہرہ سے رائٹر کا نامہ نگار ... ہے کہ مفتی فلسطین حاجی امین الحسینی اور وزیر اعظم پاشا سیکرٹری جنرل عرب لیگ نے آج دو گھنٹے تک گفتگو ... (رائٹر)

بل مدراس لیجسلیٹو کونسل میں پیش کرنیکا ارادہ

مدراس ۱۵ دسمبر۔ مسٹر الیس ... نے ایک بل مدراس لیجسلیٹو کونسل میں پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ جو جانوروں کی قربانی کی ممانعت میں ہے۔ اس کو پہلی بار لیجسلیٹو کونسل میں پڑھا جائیگا۔ (ا۔پ)

قائد اعظم ریلیف فنڈ میں ایک لاکھ روپے چندہ

گجرانوالہ ۱۶ دسمبر۔ گجرانوالہ کے ... اصغر علی قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے ایک لاکھ بیس ہزار روپے کی رقم پیش ... یونیسٹ وزارت کے ممبر ... ہمدرد ہونے کی وجہ بہت زیادہ ... اکی تحصیل کے ذریعہ ریلیف کے ... جمع کرنیکا حکم تھا۔ لیکن آپ نے ... ہزار روپے جمع کئے۔ اور اپنے ... لاکھ مہاجرین کے بسانیکا انتظام کیا ...

روزنامہ الفضل لاہور ۱۷ر دسمبر ۱۹۴۷ء

ایٹم جنگ

تقریباً ایک ماہ ہؤا۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے دار العوام میں اعلان کیا تھا۔ کہ شہری دفاع کے لئے حفاظتی انتظام کی ایک نئی سکیم زیر غور ہے۔ گذشتہ ہفتہ اس سکیم کی ابتدائی تفصیلات کا انکشاف کر دیا گیا ہے۔ یہ سکیم اس نظریے کے ماتحت تیار کی گئی ہے۔ کہ آئندہ ہونے والی جنگ ایٹم جنگ ہوگی۔ اور اس جنگ کے دوران میں اگر کسی شہر پر بڑا حملہ ہؤا۔ تو شہری دفاع کا کام اتنا عظیم ہوگا کہ امداد اور درستی حالات کے لئے قوم کے تندرست اور صحیح الجسم مرد اور عورت کی ضرورت پڑیگی۔

کہا گیا ہے۔ کہ یہ انتظامات موجودہ بین الاقوامی کشمکش کے پیش نظر نہیں کئے جا رہے بلکہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ امن میں ایسے سامان کر لئے جائیں کہ اگر کبھی جنگ ہوئی۔ تو قوم اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو۔

ان مہذب قوموں نے تمام دُنیا کے ممالک میں جو اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ ان کے پیش نظر تو ڈر ہے کہ یہ آگ اگر بھڑکی۔ تو اس کے شعلے تمام دُنیا کو جھلس کر رکھ دینگے۔ اور اس طرح وُہ معصوم قومیں بھی جن کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ناکردہ گناہ ان کے ساتھ سزا پائینگی۔

یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ برطانیہ میں یہ دفاعی انتظامات ان بین الاقوامی تلخیوں کے پیش نظر نہیں ہیں۔ جو اس وقت بڑی قوموں کے مابین پیدا ہو رہی ہیں یہ محض اسلئے کہا گیا ہے۔ تاکہ یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ برطانیہ لڑائی پر تُلا ہؤا ہے۔ اور اسے صورت حالات کے بگڑنے کا اس حد تک یقین ہو چکا ہے اور آنے والا طوفان اتنی جلد آنے والا ہے۔ کہ اس کے مقابلہ کے لئے تیاریاں فوری طور پر کرنی چاہئیں یہ درست ہے یا نادرست مگر یہ بات یقینی ہے۔ کہ موجودہ امن دراصل کوئی امن نہیں ہے۔ اور گذشتہ دونوں عالمگیر جنگیں دراصل ایک ہی جنگ کے دو معرکے ہیں۔ اور اس جنگ کا ابھی آخری معرکہ ہونے والا ہے۔ جس میں سائنس کے ایجاد کردہ ایسے سامان ہلاکت استعمال کئے جائینگے۔ جو اتنے موثر ہونگے۔ کہ جنگ کے ساتھ دُنیا بھی ختم ہو جائیگی

یہ دردِ سر ایسا ہے کہ سر جائے تو جائے

مسٹر جارج مارشل امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے ایک تقریر میں کہا ہے۔ کہ ہمیں اینگلو یو۔ ایس کے اتحاد کا علی الاعلان اعتراف کرنا چاہیئے۔ اور یہ اتحاد کسی قوم کیخلاف خطرہ نہیں سمجھا جانا چاہیئے۔ خیال کیا گیا ہے کہ بڑی قوم سے مسٹر مارشل کا مطلب روس [illegible] اس کا نام نہیں لیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

موجودہ جو کشمکش ایک طرف روس اور دوسری طرف متحدہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان ہو رہی ہے۔ اس کی تہ میں دراصل ایک نہایت خطرناک لاوا ہے۔ جو کسی وجہ سے ٹھنڈا ہوا ہے۔ اور ان تھامنے والی قوتوں کے ذرا سا ڈھیلا ہونے پر فوراً پھوٹ پڑے گا۔

مسٹر جارج مارشل نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو لوگ دنیا کے عوام کے دلوں میں لڑائی کا خطرہ پیدا کر رہے ہیں۔ میں اسکی سخت مذمت کرتا ہوں۔ لوگ لڑائی سے سخت تنگ آچکے ہیں یہ تو درست ہے۔ کہ لوگ لڑائی کے خیال سے کانپ جاتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ پھر یہ دفاع کی تیاریاں کس لئے ہو رہی ہیں۔ اور امن میں بھی قوموں کو جنگی تربیت کیوں دی جا رہی ہے؟

آپ نے کہا ہے۔ کہ لوگوں میں صلح اور محبت کے خیالات پھیلائے جائیں۔ لیکن کیا صلح اور محبت کے خیالات لوگوں میں پھیل سکتے ہیں۔ جب وُہ اپنے اردگرد جنگ کی تیاریاں ہوتے دیکھ رہے ہوں۔ یہی نہیں بلکہ خود ان کو دفاعی تربیت اتنے وسیع پیمانے پر دی جانے کی تیاریاں کی جا رہی ہوں۔ کیا یہ عجیب نہیں۔ کہ لوگوں کے ذہنوں میں عملاً تو یہ ٹھونسا جا رہا ہو۔ کہ لڑائی کا ہر وقت خطرہ ہے۔ اور ہمیں اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور ان سے امید یہ کی جائے۔ کہ وُہ لڑائی اور جنگ کے تمام خیالات اپنے دل سے نکال دیں۔ یہ تو وہی بات ہے۔ کہ ایک شخص جو کسی دشوار گذار جنگل میں سفر کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہو۔ اس کو کہا جائے۔ کہ وُہ اپنے آپ کو اپنے مکان میں پھولوں کی سیج پر آرام سے لیٹا ہوا خیال کرے۔

مسٹر مارشل نے اپنی تقریر میں موجودہ اقتصادی اور نظریاتی مشکلات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ "سب سے بڑی مشکل روحانیت کا فقدان ہے۔ جو نتیجہ ہے ان ہولناک واقعات کا جن میں سے دُنیا کو چند گذشتہ سالوں میں گذرنا پڑا ہے۔ اور ان مایوسیوں کا جو ان واقعات سے پیدا ہو گئی ہیں"۔

آپ نے مرض کی شناخت تو ٹھیک کر لی ہے۔ مگر کیا درست نہیں ہے۔ کہ یہ ہولناک واقعات براہ راست نتیجہ ہیں۔ اس تہذیب کا جسمیں روحانیت کا کوئی مقام نہیں ہے۔ جب نئی تہذیب نے زندگی کے ہر پہلو کا انحصار ہی مادہ پرستی پر رکھ دیا ہو۔ اور مہذب قوموں کی تمام سیاست کا دار و مدار ہی مادی فوقیت کا حصول ہو تو روحانیت کہاں سے آجاتی۔ جو گفت و شنید اس وقت بڑی طاقتوں کے وزرا کے درمیان ہو رہی ہے۔ وُہ کن اُصولوں پر ہو رہی ہے۔ کیا اس گفتگو میں انسانیت کے احترام کا بھی کوئی ذکر ہے۔ کیا گفتگو محض اسلئے نہیں ہو رہی کہ یہ بڑی طاقتیں اپنے ان اغراض و مقاصد کا توازن کس طرح قائم کریں۔ جو کمزور قوموں کی لوٹ کے سوال سے وابستہ ہیں۔

ایٹم کی لڑائی دُنیا پر کیا مصائب لائے گی اس کا اندازہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس سکیم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغرب کی یہ بڑی بڑی قومیں کدھر جا رہی ہیں۔ یہ جنگ آج ہی شروع ہو جائے یا کچھ عرصہ بعد۔ اس میں شک نہیں کہ ہوگی ضرور۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ اُٹھنے والا طوفان نئی تہذیب کے مرکزوں تک ہی محدود رہے گا۔ یا ساری کی ساری دُنیا اسکی لپیٹ میں آجائے گی۔ بہرحال ملحدانہ تہذیب کی خودکشی کا دن بہت قریب آرہا ہے۔ اور خُدا سے بغاوت کی سزا قریب ہی میں دُنیا کو ملنے والی ہے۔

بہرحال یہ بات غنیمت ہے کہ اس جنگ مذرگری کے گھمسان میں مسٹر مارشل کی زبان پر روحانیت کا ذکر بھی آگیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یہ مغربی تہذیب کا قافلہ اس آواز پر جو اگرچہ نہایت کمزور آواز ہے ٹھٹک جائے۔ اور سوچے اور شاید دُنیا اس تباہی سے بچ جائے جسے یہ بڑی قومیں اسپر لانے کے لئے تُلی ہوئی ہیں۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا غیر معمولی اجلاس

(ا) جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۲۶/۱۲/۴۷ کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ جسمیں مفصلہ ذیل اُمور پر غور کیا جائے گا۔

۱۔ بجٹ آمد میں بہت کمی ہے۔ اس کا کیا انتظام کیا جائے۔
۲۔ تبلیغ کی طرف کماحقہ توجہ نہیں ہو رہی۔ اس کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔
۳۔ پناہ گزینوں کو کس طرح منظم کیا جائے۔ تا وُہ جماعتوں سے کٹ کر سست نہ ہو جائیں۔
۴۔ قادیان کی حفاظت کے متعلق کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔
۵۔ جماعتی تنظیم اور ترقی کے متعلق تجاویز۔

(ب) نمائندگان سابقہ انتخاب کے مطابق شامل اجلاس ہوں گے۔ البتہ جو منتخب شدہ نمائندے نہ آسکیں ان کی جگہ دوسرے نمائندوں کا انتخاب فوری طور پر کر کے اطلاع دی جائے۔

(ج) نمائندوں کی خدمت میں خطوط کے ذریعہ اطلاع دی جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ وقت تنگ ہے۔ اسلئے ہو سکتا ہے۔ کہ بعض اصحاب کو باقاعدہ اطلاع نہ مل سکے۔ ایسے نمائندگان اس اعلان کے ذریعہ اطلاع پاکر تشریف لائیں۔

(د) چونکہ گاڑیوں کا انتظام اپنی اصلی حالت پر نہیں ہے۔ اسلئے بہتر ہے۔ کہ نمائندگان اصحاب ۲۵ و ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۷ء کی درمیانی رات تک کسی وقت لاہور پہنچ جائیں۔ تاکہ اجلاس میں برموقع شمولیت فرما سکیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت رتن باغ۔ لاہور

پروگرام جلسہ سالانہ لاہور

۲۶ر دسمبر بروز جمعہ

مجلس مشاورت

۲۷ر دسمبر بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک

اجلاس اوّل

(۱) ذکرِ حبیب (حضرت مسیح موعودؑ کی حضرت رسول کریمؐ سے محبت)
حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۲) آنحضرت صلعم زندہ نبی ہیں
مولوی محمدؐ سلیم صاحب فاضل

(۳) انشورنس اور بنکنگ کے متعلق اسلامی نظریہ
صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب

(۴) اناجیل کی حیثیت
قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری

اجلاس دوم بعد نماز ظہر و عصر

(۵) تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

۲۸ر دسمبر بروز اتوار صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک

اجلاس اوّل

(۶) حضرت مسیح کے سفر کشمیر کا اثر عیسائی دُنیا پر
جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ انگلستان

(۷) اسلامی نظام حکومت کا خاکہ
آنریبل چوہدری سر محمدؐ ظفر اللہ خاں صاحب

(۸) جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات
مولوی ابو العطا صاحب فاضل

اجلاس دوم بعد نماز ظہر و عصر

(۹) تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(ناظر دعوۃ تبلیغ)

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

قادیان کی محبت کے جذبے کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں روک نہ بننے دو!

(مرتبہ خورشید احمد)

لاہور ۱۴ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس احباب میں رونق افروز ہو کر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جس کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

مقامات مقدسہ کی برکت کا تعلق اعمال سے ہے

فرمایا۔ جہاں تک انسان کا تعلق خدا تعالیٰ کی ذات سے ہے۔ اس میں کسی جگہ یا کسی مقام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ گو یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ وہ بعض مقامات کو بھی مخصوص کر دیتا ہے۔ اور ان کو بابرکت بنا دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ جب مناسب سمجھے اپنی کسی مصلحت کے ماتحت عارضی طور پر اس مقام کو بدل دے۔ درحقیقت ساری برکت خدا ہی کی طرف سے آتی ہے۔ اور اس برکت کو انسانی اور قومی اعمال ہمیشہ بڑھاتے یا گھٹاتے رہتے ہیں۔ اگر ایک جگہ کے لوگ اپنی ان ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ تو یہ چیز اس مقام کی برکات کو بڑھانے کا موجب بن جاتی ہے۔ اور اگر وہ اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کریں اور غفلت سے کام لیں۔ تو وہ مقام برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ انسان چونکہ سستی کی طرف جلد راغب ہو جاتا ہے۔ اس لئے بسا اوقات وہ اپنی ذمہ داریوں کے بوجھ کو ہلکے سے ہلکا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی ذہنیت کے ماتحت لوگوں نے وظائف اور ورد ایجاد کر لئے ہیں۔ اور اسی ذہنیت کی وجہ سے بعض لوگوں نے سارے سال کی عبادت کی جگہ رمضان کی عبادت کو کافی سمجھ لیا۔ اور بعض لوگوں نے رمضان کی برکات کو آخری عشرہ میں محدود قرار دیدیا۔ پھر آخری عشرہ کی عبادت سے بچنے کے لئے صرف ایک رات ہی یعنی لیلۃ القدر کی عبادت کو کافی سمجھ لیا گیا اور پھر اس سے بھی بچنے کے لئے بعض لوگوں نے جمعۃ الوداع کا دن مقرر کر لیا۔ اور یہ سمجھ لیا۔ کہ صرف اس دن کی عبادت ہی سارے سال کی غفلت کا ازالہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ طریقے صرف اس لئے ایجاد کئے گئے تاکہ کرنا کرانا بھی کچھ نہ پڑے۔ اور خدا کی برکات بھی حاصل ہو جائیں۔ حالانکہ کوئی مہینہ کوئی عشرہ کوئی رات کوئی دن یا کوئی بابرکت مقام عمل کا ہرگز قائم مقام نہیں بن سکتا۔ خدا کی برکات ہمیشہ دل کی صفائی۔ قربانی۔ تقویٰ اور دین کی خدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اگر یہ نہیں ہے تو کوئی بابرکت چیز ہرگز فائدہ نہیں دے سکتی۔ انبیاء کے نزول کے مقامات بابرکت ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن یہ برکت نسبتی طور پر بڑھتی اور گھٹتی رہتی ہے۔ اگر تم ان مقامات پر برکت والے عمل کرو گے۔ تو تمہیں ضرور دیگر مقامات سے زیادہ برکت حاصل ہو گی۔ کیونکہ اعمال کی برکت کے ساتھ ہی اس مقام کی برکت بھی تمہیں مل جائیگی لیکن اگر تم بابرکت مقام میں سستی اور غفلت سے کام لو گے۔ تو نہ صرف یہ کہ تمہیں برکت نہیں ملے گی۔ بلکہ دیگر مقامات سے زیادہ تم لعنت کے مستحق ہو گے۔ کیونکہ تمہارے لئے فائدہ اٹھانے کے زیادہ مواقع موجود تھے۔ لیکن تم نے ان سے فائدہ نہ اٹھایا۔ بعینہ اسی طرح جس طرح ابوجہل دن رات مکہ مکرمہ کے بابرکت مقام میں رہنے کے باوجود بھی برکات سے محروم رہا بلکہ دوسرے مقام پر رہنے والے کفار سے زیادہ لعنت کا مستحق بنا۔

برکت دینے والی اصل چیز قلبی نور ہے

برکت دینے والی اصل چیز وہ نور ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت سے۔ عبادتوں سے اور دعائیں کرنے سے مومن کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ نور حاصل ہو جائے۔ تو بندہ جہاں بھی چلا جائے۔ وہ مقام بابرکت ہو جاتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی۔ تو کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ کفار مکہ کی برکات سے فائدہ اٹھاتے رہے تھے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ان سے محروم ہو گئے تھے۔ مکے کی برکتیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے ہی وابستہ تھیں جب آپ مکے سے مدینہ تشریف لے گئے۔ تو وہاں کی برکتیں بھی مدینہ منتقل ہو گئیں۔ اسی طرح اس زمانہ میں قادیان کو جو برکتیں حاصل ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے حاصل ہیں۔ لیکن ان برکات کو وہی حاصل کر سکتا ہے۔ جس کا آپ کے ساتھ تعلق ہو۔ آج وہاں پر جو ظالم سکھ قابض ہیں۔ وہ تو ان برکات کو حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ تو برکات حاصل کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی لعنتوں کے مورد بن رہے ہوں گے۔ پس برکت والا مقام برکت ضرور دیتا ہے لیکن انہی کو جو برکت والے کام کریں۔ ہاں اگر باوجود برکتوں والے کام کرنے کے کسی وقت مومنوں کو جبراً بابرکت مقامات سے محروم کر دیا جائے۔ تو یہ چیز یقیناً برکات کے کم کرنے کی موجب نہیں ہوتی۔ بلکہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کی اور بھی زیادہ مستحق بنا دیتی ہے۔ اگر مادی اور سطحی نگاہ رکھنے والی دنیوی حکومتیں بھی آج اپنے ہم مذہب پناہ گزینوں کے ساتھ محض اسی خیال کی بناء پر حسن سلوک کر رہی ہیں۔ کہ وہ ظالمانہ طور پر اپنی جائدادوں اور اموال سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم سے ظالمانہ طور پر ایک روحانی نعمت چھین لی جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے ہزار گنا زیادہ ہمیں اپنی نعمتوں سے اور اپنی برکات سے نہ نوازے؟

اپنی ہمتوں کو بلند کرو!

قادیان سے محروم ہو جانے کے صدمے کا جو اثر جماعت کے بعض احباب پر ہوا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے۔ حضور نے فرمایا۔ قادیان چھوٹ جانے کا احساس بے شک ضروری چیز ہے۔ لیکن اس احساس کے نتیجہ میں بجائے بے ہمتی پیدا ہونے کے ہماری جرأت اور ہمارے حوصلہ میں زیادتی اور ترقی ہونی چاہیئے۔ قادیان ظالمانہ طور پر ہم سے چھینا گیا ہے۔ اور ظالم کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں پہلے سے بہت زیادہ طاقت ہمت اور حوصلے کی ضرورت ہے۔ مُردے کبھی میدان فتح نہیں کیا کرتے۔ میدان ہمیشہ زندہ اور بہادر لوگ جیتا کرتے ہیں۔ پس آج تو ایسا وقت ہے۔ کہ ہمارے بوڑھوں کو بھی جوان بن جانا چاہیئے۔ کیونکہ کام جو اللہ تعالیٰ نے اب ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ جوانوں والا ہے۔ اگر ہمارے بوڑھے بھی کمر ہمت باندھ لیں۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی کام کرنے کی طاقت دیدے گا۔ اور مومن کے لئے دین کی راہ میں کام کرنا ہی سب سے زیادہ خوشی کا موجب ہوتا ہے۔ گو ہمارا یقین یہی ہے۔ کہ جلد ہی قادیان ہمیں واپس مل جائے گا۔ لیکن فرض کرو جلد نہ ملے۔ اور سو دو سو سال بھی لگ جائیں۔ تو پھر بھی کیا حرج ہے۔ جتنا زمانہ مومن کو زیادہ قربانی کے لئے مل جائے مومن کو تو اتنا ہی خوش ہونا چاہیئے نہ کہ غمگین

ہمیشہ اپنے اصل مقصد کو سامنے رکھو

حضور نے احباب کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دوستوں کو اپنے آپ کو بجائے کسی مقام یا کسی انسان سے وابستہ کرنے کے خدا کے لئے مخصوص کر دینا چاہیئے اور ہمیشہ اصل کام کو یعنی خدا کی محبت اور دین کی اشاعت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ قادیان بھی اسی صورت میں تمہیں برکت دے سکتا ہے۔ جب کہ تم اپنے فرائض کو ادا کرو۔ اگر تم اپنے فرائض کو ادا کرو گے۔ تو ہر جگہ اور ہر مقام ہی تمہارے لئے مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ اور قادیان کی سی برکات کا حامل بن جائے گا۔ اور اگر تم منہ سے تو ہر وقت "ہائے قادیان" "ہائے قادیان" کہتے رہو گے لیکن تبلیغ کرنے میں۔ خلافت مرکز کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے میں۔ نمازوں میں اور چندوں میں سستی دکھاؤ گے۔ تو یاد رکھو۔ قادیان بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ بھی تمہیں برکت نہیں دے سکتے۔ کیونکہ خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ میں یہ چیزیں تو اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ جتنی ایک ہاتھی کے مقابلے پر مکھی۔

حضور نے جماعت کے ایک حصہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا مجھے افسوس ہے۔ کہ اب تک جماعت میں وہ تبدیلی نظر نہیں آتی جو ایسے موقع پر ہونی چاہیئے تھی۔ نمازوں میں چندوں میں تبلیغ میں غرض ہر معاملہ میں ایک سستی نظر آتی ہے۔ دراصل اسی وجہ سے احمدیت کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ ورنہ جو تعلیم ہمارے پاس ہے۔ اور جو معارف ہمیں اللہ تعالیٰ نے سکھائے ہیں۔ ان کے سامنے دنیا کبھی ٹھہر ہی نہیں سکتی۔ شرط صرف یہ ہے کہ ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور مجنونانہ رنگ میں تبلیغ شروع کر دیں۔ پس محض کسی مقام کو لیکر ساری عمر اس کو بیٹھے روتے رہو۔ بلکہ اصل کام کو سامنے رکھو۔ ابھی تو ہم قادیان سے نکالے گئے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں۔ اگر بالفرض ہمیں ہندوستان سے بھی باہر جانا پڑے تو بھی ہمارے لئے شکوے کی کوئی بات نہیں ہو گی۔ ہمارا کام تو اپنے خدا کو پانا اور لوگوں کو اس تک پہنچانا ہے۔ اگر یہ کام ہم کر لیں۔ تو پھر ساری دنیا ہی ہمارے لئے مکہ۔ مدینہ اور قادیان بن جائیگی اور اگر ہم یہ کام نہیں کریں گے۔ اور بعض مقامات کے لئے بیٹھے روتے رہیں گے۔ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھیگا کہ میں تمہارے اس رونے کو کیا کروں۔ جبکہ تم میرے لئے میرے رسول کے لئے اور میرے کلام کے لئے نہ روئے اور اسلام کی اشاعت کے لئے تمہارے دل میں درد پیدا نہ ہوا۔

پس یہ وقت رونے دھونے کا نہیں ہے۔ بلکہ اپنی ہمتوں کو اور اپنے حوصلوں کو پہلے سے بہت زیادہ بلند کرنے کا وقت ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو بہت زیادہ جوان بن جانا چاہیئے۔ اور ہمارے بوڑھوں کو جوان بن جانا چاہیئے۔ اور اپنے اصل مقصد یعنی خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا چاہیئے کہ خدا کی محبت کروڑوں کروڑ قادیان سے بھی زیادہ قیمتی اور قابل قدر چیز ہے۔

میرے بھائی عبدالحمید سعید حیدرآبادی متعلم [illegible] اسلامیہ کالج قریباً دو مہینوں سے لاپتہ ہیں [illegible] اگر [illegible] کہیں بھی ہوں وہ اپنی خیریت کی اطلاع [illegible] دیں۔ محمود احمد حیدرآبادی متعلم اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ

قادیان کے المناک اور خونچکاں حادثات میں سے کچھ

—— از جناب خواجہ غلام نبی صاحب ——

(۷) انتہائی مشکلات کا مختصر ذکر

اس سلسلہ میں مضامین کی گذشتہ قسط میں میں نے اپنی محدود ذاتی واقفیت اور چند ایک چشم دید حالات کی بنا پر (کیونکہ ہندوستانی ملٹری اور پولیس نے جو پابندیاں ہم ساکنین قادیان پر لگا رکھی تھیں۔ اور جن جکڑ بندیوں میں ہمیں بے دست و پا بنا رکھا تھا۔ ان کی وجہ سے سب حالات سے واقفیت حاصل کرنا اور سارے خونچکاں حادثات کو دیکھنے کی کوشش کرنا ممکن ہی نہ تھا) بیان کیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بے حد و حساب مشکلات اور روکاوٹوں کے دوران میں قادیان کے ہزاروں بچوں۔ عورتوں اور مردوں کو قادیان سے نکالنے کا جو انتظام فرمایا۔ وہ اتنا شاندار اور اس قدر کامیاب تھا۔ کہ اس کی مثال سارے مشرقی پنجاب میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اس انتظام کی کامیابی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی پابندی کرنیوالے اور اس کے ماتحت قادیان سے آنے والے ہزارہا نفوس میں سے خطرات اور خدشات سے پُر طویل راستہ میں نہ تو کوئی ایک بھی متنفس ضائع ہوا۔ اور نہ ظالم اور جفا کار سکھوں کے ہاتھ پڑا۔ حالانکہ راستہ تو الگ رہا۔ خود قادیان میں ہندو فوج ہندو پولیس اور سکھ لٹیروں اور قاتلوں کے جتھوں کی یہ حالت تھی۔ کہ جس کو چاہتے بے دریغ اور بلا وجہ گولیوں کا نشانہ بنا دیتے۔ جسے چاہتے۔ بلا خوف و خطر لوٹ لیتے۔ اور دن دہاڑے دیہاتی پناہ گزینوں کے مجمع میں گھس کر عورتوں کو اٹھا لے جاتے۔ اور مزاحمت کرنے والوں کو گولیوں یا کرپانوں سے موت کے گھاٹ اُتار دیتے۔ ان حالات میں کئی دنوں تک گھری ہوئی قادیان کی احمدیہ جماعت کی ہزاروں عورتوں۔ بچوں اور مردوں کو ایک بھی جان کے ضائع یا گم ہونے کے بغیر درندہ صفت دشمنوں کے پنجۂ ستم سے نکال کر صحیح و سلامت منزل مقصود تک لے جانا کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے۔ میں تو قادیان میں بیٹھا ہُوا۔ جوں جوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس انتظام کو اور اس کی کامیابی کو دیکھتا۔ اس کی مثال ڈھونڈھنے سے قاصر ہوتا جاتا۔ میرے دماغ میں موت اور تباہی کے نہایت وسیع طوفان سے انسانوں کو بچا کر محفوظ مقام پر پہنچانے کی بڑی سے بڑی مثال ڈنکرک کے واقعہ کی آئی۔ جبکہ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں انگریزی اور ہندوستانی بہت بڑی سپاہ اس مقام پر جرمنی کی قہرمانی فوجوں کے گھیرے میں گھر گئی تھی۔ اور انگریزوں نے اپنی تمام مساعی اس امر کو نکال کر لیجانے میں صرف کر دی تھیں۔ آخر بہت بڑا جانی و مالی نقصان برداشت کر کے جس قدر جانوں کو بھی انگریز بچا کر لیجانے میں کامیاب ہوئے۔ اسے بہت بڑا کارنامہ سمجھا گیا۔ اور فی الواقعہ یہ بڑا شاندار کارنامہ ہی تھا۔ لیکن میری نگاہ میں قادیان سے بچوں۔ عورتوں اور آخر میں مردوں کو موت کے منہ سے نکال کر لیجانے کا واقعہ اس سے بھی بڑھ کر شاندار اور اہم ہے۔ کسی خوش فہمی کی بنا پر نہیں۔ بلکہ دلائل کی بنا پر۔ سنیئے (۱) ڈنکرک میں گو وقتی طور پر بے شک دشمن کو غلبہ حاصل ہو گیا تھا۔ اور اُس کی طاقت زیادہ تھی۔ مگر باوجود اس کے مقابلہ میں انگریز بھی بالکل بے دست و پا نہ تھے۔ ان کے پاس بھی جنگ کا ہر قسم کا سامان موجود تھا۔ جسے حتی الامکان انہوں نے استعمال کیا۔ اور اس سے انہیں بچ کر نکلنے میں بڑی مدد ملی۔ لیکن یہاں یہ حالت تھی کہ اُدھر تو ہندو اور سکھ ملٹری کے پاس بندوقیں مشین گنیں۔ برین گنیں اور بم تک تھے۔ لیکن ادھر احمدیوں کے پاس لاٹھیاں بھی نہ تھیں۔ اور الفاظ کے اصل مفہوم کے مطابق وہ بالکل خالی ہاتھ تھے۔

(۲) پھر وہاں تو نرغے سے نکالنے کے بیسیوں ذرائع ان کے پاس تھے۔ ہر قسم کے جہاز۔ کشتیاں وغیرہ لیکن یہاں اس لحاظ سے بھی کچھ نہ تھا۔ ہماری ذاتی اور سلسلہ کی کاریں اور ٹرک چھین لئے گئے گھوڑے خچریں گدھے تک سکھ ڈاکو دن دہاڑے جبراً لیگئے باہر سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کے گڈوں کے بیل ملٹری اور پولیس بندوقوں کے ذریعہ ہتھیا لے گئی۔ غرض قادیان میں رہنے والوں کی نقل و حرکت کے نہایت معمولی سے معمولی ذرائع کا بھی خاتمہ کر کے انہیں مکمل طور پر نرغہ میں لے لیا گیا۔

(۳) ڈنکرک سے انگریزی اور ہندوستانی فوج کو نکالنے کا بیڑا ایک عظیم الشان حکومت نے اٹھایا تھا۔ اور یہ انتظام ایک وسیع سلطنت کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن قادیان کی جماعت احمدیہ کے بچوں عورتوں اور مردوں کو سیلاب بلا سے بچانے کا کام انگلیوں پر گنے جا سکنے والے چند افراد کے کمزور اور نحیف ہاتھوں میں تھا۔

(۴) وہاں نرغے سے نکلنے والے جانباز جنگجو اور بہادر سپاہی تھے۔ جو جنگ کی صعوبتیں جھیلنے کے عادی اور خطرات میں سے گزرنے کے عادی تھے۔ لیکن یہاں زیادہ تر کم سن حتیٰ کہ دودھ پیتے بچے پردے میں رہنے والی خواتین۔ بیمار اور کمزور عورتیں اور مرد تھے۔ جن کا اس قسم کے مصائب اور مشکلات میں سے گزرنا تو الگ رہا۔ کبھی ان کے خیال میں بھی نہ آیا تھا۔

(۵) ڈنکرک سے بچ کر جانیوالوں کے لئے ان کا اپنا وطن اور اپنا ملک اُلفت اور محبت کی گود پھیلائے اور اپنے ہم وطن اور عزیز اپنے سر آنکھوں پر بٹھانے کے لئے موجود تھے۔ لیکن قادیان سے سب کچھ لُٹا کر آنیوالوں کے لئے ایک محدود سی جگہ مہیا ہو سکی تھی۔

(۶) وہاں سے نکل کر آنے والوں کیلئے ہر قسم کے آرام و آسائش کے سامان بالافراط مہیا تھے۔ لیکن یہاں بیٹھنے تک کیلئے جگہ کا میسر آنا بھی مشکل تھا اور کھانے پینے کے انتظامات میں شدید مشکلات حائل تھیں باوجود ان تمام مشکلات کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرمایا۔ کہ تمام کے تمام بچے۔ تمام کی تمام خواتین اور تمام کے تمام مرد بغیر کسی استثنا کے بخیر و عافیت اس سیل بلا سے نکل آئے۔ راستہ کے تمام خطرات کو کامیابی سے عبور کر کے نکل آئے۔ اور کسی ایک جان کے نقصان کے بغیر ہزاروں انسان نکل آئے حالانکہ وہ مسلسل ایک لمبے عرصہ تک گھروں پر رہتے ہوئے خوف و خطر میں گھرے رہے پھر گھروں سے باہر نکالے جانے کے بعد کئی دنوں تک جان اور آبرو کے خطرہ میں مبتلا رہے۔ دشمنوں نے ہر ممکن کوشش کی۔ کہ خطرات اور مصائب سے بچ کر نکلنے کے تمام راستے مسدود کر دے۔ پھر ہزاروں بچوں اور عورتوں کو قادیان کی آخری رات کھلے میدان میں ہندو سکھ ملٹری اور پولیس اور گرد و نواح کے ڈاکو اور لٹیرے سکھوں کے شدید ترغہ میں گزارنی پڑی۔ پھر رستہ کا چپہ چپہ خطرات سے پُر تھا۔ اور جا بجا ظالم اور کمینہ صفت دشمنوں کے مظالم کے نشانات قبروں کی شکل میں موجود تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ جماعت پر اتنا عظیم الشان فضل کیا کہ اس نے ان تمام خوفناک مراحل کو بخیریت عبور کر لیا۔

تربیتی دورہ

خاکسار نے جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے چندوں کا حساب پڑتال کیا۔ سوائے چند اصحاب کے باقی تمام بقایا داران، یا نادہند تھے۔ ان حالات کو دیکھ کر جماعت کا ایک جنرل اجلاس بلایا گیا۔ اس اجلاس میں خاکسار نے چندہ کی اہمیت اور مرکز احمدیت کی موجودہ مالی مشکلات پر تقریر کی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے چندہ کی ادائیگی کے متعلق تازہ ارشادات دوستوں کے سامنے رکھے۔ اور دوستوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ پناہ گزین حضرات کو بھی باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے کی تلقین کی۔ بعض بقایا داران اور نادہندگان نے چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا بعض پناہ گزین حضرات نے بھی چندہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ جماعت کے دوستوں کو تبلیغ کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔

صبح کی نماز کے بعد خاکسار روزانہ درس دیتا ہے۔ سر دست درس کا اس طرح انتظام کیا گیا ہے کہ دو دن تفسیر کبیر کا درس ہوتا ہے۔ ایک دن حدیث کا اور ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا۔ دوران درس میں بعض احمدی دوست کچھ سوالات بھی کرتے ہیں۔ جن کے خاکسار جواب دیتا ہے۔

اس کے علاوہ خاکسار گکھڑ۔ کوٹ عنایت خاں وغیرہ دیہات میں بھی گیا۔ اور وہاں کے دوستوں کو جماعت کی دوبارہ تنظیم کی طرف توجہ دلائی نیز ان سے احمدی پناہ گزینوں کے دوبارہ آباد کرانے میں امداد بھی لی گئی۔ نیز خاکسار نے یہاں کے بعض حکام سے بھی پناہ گزین احمدیوں کے دوبارہ آباد کرانے کے لئے ملاقات کی۔ اور پناہ گزین احباب کو سہولت بہم پہنچانے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کو ۸ کس افراد سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا ان کے سامنے جماعت احمدیہ کی موجودہ خطاک ایام میں اسلامی خدمات کو پیش کیا گیا خدا کے فضل و کرم سے سنجیدہ طبقہ کے لوگ جماعت احمدیہ کی ٹھوس اسلامی خدمات کے بے حد معترف ہیں اور قادیان کے حالات سُننے میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ بعض لوگوں نے تو خود ہی خواہش ظاہر کی کہ اُنکو قادیان کے حالات سُنائے جائیں۔ اور وہ قادیانیوں کی اس بہادری پر بے حد خوش ہیں۔

اب خاکسار کا ارادہ یہ ہے۔ کہ مختلف دیہات کا دورہ کر کے جماعتوں کی دوبارہ تنظیم کی جائے اس سلسلہ میں اب مرکز سے آمدہ ہدایات اور وفد کا انتظار ہے۔ اس کے بعد خاکسار اس پروگرام پر عمل کرے گا۔ احباب خاکسار کی کامیابی کے لئے دُعا فرماویں۔

خاکسار عبد اللہ گیانی گوجرانوالہ

کپڑے کی قلت کا مقابلہ کیوں کر کیا جائے

کیا آپ اس چار گز کپڑے میں میری شلوار سی دیں گے؟

بجائے شلوار کے پاجامہ سلوانا بہتر ہوگا تاکہ بقایا ½ گز کپڑا آپکے آئندہ کام آ سکے موجودہ کپڑے کی قلت کا جلد رفع ہونا مشکل ہے

جاری کردہ:- محکمہ سول سپلائیز (مغربی پنجاب)

ایک مخلص صحابی خاتون کا افسوسناک انتقال

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب مرزا محمود بیگ صاحب آف پٹی کی اہلیہ محترمہ فضل بیگم صاحبہ ڈگری (سندھ) میں ایک دورہ دل پڑنے سے وفات پاگئی ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت مخلص۔ دیندار۔ تہجد گذار اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خواتین مبارکہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قدیم خدمت گذار تھیں۔ اور ان کی شفقت اور نوازش کی خاص مورد۔ مرحومہ نے کئی سال اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر بال بچوں سمیت دار مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں زندگی بسر کی۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین کی صحبت میں رہ کر ان کی خدمت گذاری کو دنیا کی سب نعمتوں سے بڑھ کر سمجھا۔ اور ان میں ایسا اخلاص دکھلایا کہ اب تک انہیں نہایت عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ اور نہ صرف ان کے ساتھ بلکہ ان کی اولاد کے ساتھ بھی نہایت حسن سلوک کیا جاتا ہے۔ مرحومہ میری بیوی کی رشتہ میں ممانی تھیں لیکن حقیقت میں والدہ تھیں۔ لیکن جب ماں چند روز کی چھوڑ کر فوت ہوگئیں۔ انہوں نے ہی پالا۔ اور پرورش کی۔ اور ہمیشہ بیٹیوں کی طرح حسن سلوک کرتی رہیں۔ دعا فرمائی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر اور جناب مرزا محمود بیگ صاحب کو جو عرصہ سے دل کے عارضہ سے علیل چلے آرہے ہیں صبر جمیل عطا فرمائے:-

(خاکسار غلام نبی)

اطلاع

سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر آف ورکس ریلوے اسٹیشن جنڈ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ عبداللہ صاحب پسر منشی احمد الدین صاحب ڈنگوی کسی حادثہ کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں۔ چونکہ منشی احمد دین صاحب ڈنگوی کا پتہ معلوم نہیں اسلئے اخبار میں اعلان کیا گیا ہے

ریاست کی سرحدوں کی حفاظت

جموں ۱۶ دسمبر:۔ ریاست کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے پانچ ہزار فوج تیار کی جارہی ہے۔ جو نئے ہتھیاروں سے مسلح ہوگی۔ لفٹیننٹ کرنل بلدیو سنگھ سنیال اس فوج کے کمانڈر ہوں گے۔ بخشی غلام محمد چیف ایمرجنسی افسر جموں اور لفٹیننٹ کرنل سنیال ریاست کی سرحدوں کا معائنہ کرکے واپس آگئے ہیں۔ (ا۔پ)

تعلیمی کانفرنس کا انعقاد

نئی دہلی ۱۶ دسمبر:۔ ہندوستان کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے تعلیمی کانفرنس بلائی ہے۔ جس میں صوبجات کے وزراء تعلیم، یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز اور دوسرے لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ یہ کانفرنس نئی دہلی میں ۱۶ اور ۱۷ جنوری کو منعقد ہوگی۔

مسٹر غلام محمد حیدر آباد کو

کراچی ۱۶ دسمبر:۔ مسٹر غلام محمد آج بذریعہ ہوائی جہاز حیدر آباد دکن چلے گئے ہیں۔ آپ اس ہفتے کے اخیر تک واپس کراچی آجائیں گے۔ (ا۔پ)

قائد اعظم ریلیف فنڈ

کراچی ۱۶ دسمبر:۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں اس وقت تک مندرجہ ذیل رقوم جمع ہوئی ہیں۔

کیفیت میں ۲۷۵۲۷۱-۱۵-۴

کیفیت میں ۲۵۵۱۷۲۱-۳-۲

ٹوٹل: ۲۸۲۶۹۶۳-۲-۶

نوشہرہ کے ایک جلسہ میں تقسیم فلسطین کی مذمت

پشاور ۱۶ دسمبر:۔ نوشہرہ کے مسلمانوں نے ایک بڑے جلسہ میں ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں مجلس اقوام کے فیصلہ فلسطین کی مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان کی اس بارے میں پالیسی کی تائید کی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ سرحد کے لوگ پہلے فلسطینی عرب بھائیوں کی ہر طرح مدد کے لئے تیار ہیں۔ ایک اور قرارداد میں حکومت سرحد سے درخواست کی گئی ہے کہ غیر مسلموں کے مال کے تحفظ کے لئے ایماندار افسرز مقرر کرے اور نیز جنہوں نے ناجائز قبضہ کیا ہے۔ ان کے خلاف کارروائی کرے۔

تقسیم فلسطین کے خلاف پٹھانوں کا غم و غصہ

کراچی ۱۶ دسمبر:۔ مسٹر غلام محمد خاں جو صوبہ سرحد کی طرف سے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے نمائندے تھے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے پٹھان شہری اور دیہاتی دونوں قسم کے پٹھانوں نے تقسیم فلسطین کے فیصلہ کے خلاف میں آپ نے کہا کہ ہزاروں کی تعداد میں پٹھان عربوں کی مدد کے لئے جانے کو تیار ہیں۔ افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اب ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کی حکومت پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتی ہے۔ آج شام آپ وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کرینگے پھر کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز پشاور روانہ ہو جائیں گے۔

صوبہ سرحد کے چار نمائندے جن میں وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان بھی ہیں۔ اور جو یہاں پر مسلم لیگ کونسل اجلاس میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ اور سب نمائندے کل بذریعہ ہوائی جہاز پشاور چلے جائینگے

اقلیتوں سے کانگرس کے وعدے مشتبہ ہوگئے ہیں

ڈاکٹر عبدالحق کا بیان

کراچی ۱۶ دسمبر:۔ ڈاکٹر عبدالحق سیکرٹری انجمن ترقی اردو نے ایک بیان میں وزیر اعظم سی پی کے بیان کی تردید کی ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کو اردو کو چھوڑنے کی تلقین کی تھی۔ آپ نے کہا ہے کہ افسوس کا مقام ہے کہ وہ زبان جس نے ہندو مسلمانوں میں اتحاد پیدا کیا۔ آج کلیس میں اور مخالفت پیدا کرنے کا موجب قرار دی جارہی ہے۔ پنڈت شکلا وزیر اعظم سی پی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں ان کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہی پنڈت صاحب جن کی وجہ سے سی پی میں چند اردو مدارس کھولے گئے اور ان کی وجہ سے انجمن نے عوام میں اردو کے متعلق احساس پیدا کیا۔ مگر آج یہ پنڈت صاحب ہیں جو اس زبان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا حقیقتاً کانگرس کے وعدوں میں کہ وہ اقلیت کی تہذیب، تمدن اور زبان کی حفاظت کرے گی۔ شبہ پیدا ہو گیا ہے۔

پھر انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ ہوا کہ میں نے گاندھی جی کو خط لکھا تھا کہ ہر وقت یہ سوال اٹھایا جارہا ہے کہ مسلمان ہندوستان کے وفادار بن جائیں۔ میں اس کا مطلب سمجھ نہیں سکا۔ کیا ہر مسلمان لکھ کر دے کہ وہ پاکستان سے نفرت کرتا ہے اور اس کا دشمن ہے اور اس کی زبان اردو کے بجائے ہندی ہے اور یہ کہ وہ اس زبان کی حمایت میں آواز نہیں اٹھائے گا۔ گائے کی قربانی کو بند کر دیگا ترنگی پرچم کی پرستش کریگا۔ اور ہر فرمان کی تعمیل کرے گا۔

کہا جاتا ہے کہ گاندھی جی نے اردو اور ہندی کو قائم رکھنے کی تلقین کی ہے۔ مگر یہ بات ان لوگوں کو بتانی چاہئیے جو اردو اور ہندوستانی کا خون کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس سے کانگرس کے دعوے کا کھوکھلا پن ظاہر ہوتا ہے (ا۔پ)

پاکستان بہت بڑی اور خوشحال حکومت ہو گی!!!

مصری اخبار نویس کا الوداعی پیغام

کراچی ۱۶ دسمبر مسٹر المعلم ایڈیٹر الاساس آج قاہرہ کے لئے ہوائی جہاز میں روانہ ہو گئے آپ پاکستان میں حالات کا جائزہ لینے کے لئے آئے تھے۔ آپ نے کشمیر میں اوڑی کا محاذ جنگ اور آزاد کشمیر حکومت کا مرکز بھی دیکھا۔ آج صبح کراچی سے جاتے ہوئے آپ ایک پیغام میں پاکستانی لوگوں کا جن کے ساتھ آپ کو ملنے کا اتفاق ہوا شکریہ ادا کیا۔

آپ نے کہا کہ خدا مجھے توفیق دے کہ میں واپس جا کر مصر اور عرب ممالک میں یہاں کے واقعات اور دنیا کی سب سے بڑی اسلامی حکومت کے حالات سے خوب اچھی طرح آگاہ کروں خدا تعالےٰ نے قائد اعظم اور پاکستان کو زندہ رکھے۔ انشاء اللہ یہ نہایت ہی بڑی اور خوشحال حکومت ہو گی (ا۔پ)

اجمیر کی حفاظت کی جائے

ہندوستانی حکومت سے مطالبہ

کراچی ۱۶ دسمبر:۔ پروفیسر این آر ملکانی نے جو انٹر ڈومینین مائنارٹی بورڈ کے صدر ہیں۔ پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو ایک ٹیلیگرام دیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ یہاں پر اجمیر کے فسادات کے متعلق بہت بری خبریں آرہی ہیں۔ کہ حالت پر ابھی تک قابو نہیں پایا گیا۔ راجپوتانہ سے ہزاروں پناہ گزیں حیدر آباد سندھ میں آرہے ہیں۔ دور برے نتائج کا اندیشہ ہے۔ اسلئے براہ مہربانی جلد اجمیر میں مسلمانوں کی جان اور مال کی حفاظت کے سامان کریں اور مذہبی مقدس مقامات اور خواجہ صاحب کی درگاہ کو بے حرمتی سے بچائیں۔

جھوٹی افواہوں پر یقین نہ کریں

کراچی ۱۶ دسمبر:۔ مسٹر نور محمد صدر خانگاؤں (?) میونسپلٹی اور ممبر پاکستان دستور ساز اسمبلی نے ایک بیان میں مشرقی پاکستان کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جھوٹی افواہوں پر یقین نہ کریں۔ جو پاکستان کے دشمنوں کی طرف سے پھیلائی جارہی ہیں۔ آپ مولانا اکرم خاں کے بیان کی تائید کی۔ جس میں انہوں نے عوام سے حکومت میں پورا اعتماد رکھنے کی اپیل کی ہے۔ آپ لوگوں سے درخواست کی ہے کہ لوگ خود اعتماد بھی پیدا کریں۔ اور پاکستان کے بڑی ذمہ داریوں کو ایمانداری کے ساتھ سنبھالیں۔ آپ نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ موجودہ حکومت ان کی اپنی حکومت ہے۔ اور اسکو عوام کے فائدے کے لئے ضرور قائم رہنا چاہئیے (ا۔پ)

پنڈت جواہر لال نہرو دہلی میں

کلکتہ ۱۶ دسمبر:۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان آج بذریعہ ہوائی جہاز کانپور کے رستے دہلی روانہ ہو گئے آپ آج شام دہلی پہنچ جائینگے آپ نے مغربی بنگال کی کانگریس پارٹی کو آج صبح خطاب کیا۔ (ا۔پ)

پاکستان کے کمانڈر انچیف راولپنڈی سے کراچی

کراچی ۱۶ دسمبر:۔ پاکستان کے کمانڈر انچیف آج راولپنڈی سے یہاں پر ایک سرکاری کام کے لئے آئے۔ آپ جلد ہی واپس اپنے مرکز راولپنڈی واپس تشریف لے جائینگے۔

اجمیر میں چھ جگہ گولی چلائی گئی ـ اغوا شدہ عورتوں کی واپسی کا کام شروع ہو گیا۔

اجمیر میں پھر فساد ہو گیا

اجمیر ۱۶ دسمبر۔ چار دن کی خاموشی کے بعد یہاں کی فضا پھر مکدر ہو گئی۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ ۹ تاریخ سے ایک سپاہی کی لاش غائب تھی۔ جو آج مل گئی۔ جنازہ میں ہزاروں آدمی شریک ہوئے۔ جنازہ شہر کے بڑے بازار میں سے گزر رہا تھا کہ جلوس کو جوش آ گیا۔ اور دوکانیں لوٹنی شروع ہو گئیں۔ بعد ازاں چھرا گھونپنے اور لوٹ مار کے واقعات ہونے لگے۔ جس کی وجہ سے پولیس اور ملٹری کو چھ جگہ گولی چلانی پڑی ۲½ بجے دن کے کرفیو لگا دیا گیا۔ اور پولیس اور ملٹری کا پہرہ بھی سخت کر دیا گیا۔ چیف کمشنر نے خود پہلے لاٹھی چارج کا اور پھر گولی چلانے کا حکم دیا۔ کیونکہ ہجوم دوکانوں کو آگ لگانے سے نہیں رکتا تھا۔ فسادہ زدہ علاقہ پر ملٹری کا قبضہ ہے۔ حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ ا۔پ

مشرقی بنگال میں اخباروں پر پابندی

ڈھاکہ ۱۶ دسمبر۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے کلکتہ کے تین روزانہ اخباروں کا صوبہ میں ۱۵ دن کے لئے داخلہ بند کر دیا ہے۔ ان میں امرت بازار پتریکا۔ اتحاد۔ سودھنتا شامل ہیں۔ مشرقی بنگال کے ایک سرکاری نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ ان اخباروں نے کل کی اشاعت میں بالکل جھوٹی اور بے بنیاد خبریں صوبہ میں غیر مسلموں کے متعلق لکھی ہیں۔ نیز یہ الزام بھی لگایا گیا ہے۔ کہ غیر بنگالی مسلمان افسر اردو کو سرکاری زبان بنا رہے ہیں۔ انکی یہ حرکت پہلی دفعہ نہیں۔ بلکہ اس سے پہلے بھی یہ ایسی باتیں شائع کرتے رہے ہیں۔ جس سے غیر مسلموں کے دلوں میں شکوک پیدا کئے جائیں۔ اور اس طرح صوبہ کا امن برباد ہو۔

حکومت ایسے غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا سے صوبے کو پاک رکھنا چاہتی ہے۔ ا۔پ

مولانا آزاد کا مسلمانوں کو مشورہ

"بلا تامل کانگرس میں شریک ہو جاؤ"

بمبئی ۱۵ دسمبر۔ سی۔ پی اور برار مسلم نیشنل کا اجلاس آج بمبئی میں ایک بہت بڑے پنڈال میں شروع ہوا۔ جلسہ کی صدارت مولانا عبد الحلیم نے کی۔ پنڈال کو قومی جھنڈوں سے سجایا گیا تھا۔ اور بیچ میں مولانا آزاد کی تصویر رکھی ہوئی تھی۔ کیونکہ مولانا آزاد اپنی مصروفیات کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہ ہو سکے۔ مولانا عبد العلیم نے مولانا آزاد کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا کہ "بغیر کسی تامل کے کانگرس میں شریک ہو جاؤ"۔ چار سو نمائندگان شریک جلسہ تھے دو سو نمائندگان کی آمد کا انتظار ہے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مسٹر محمد ابراہیم سیکرٹری کانفرنس نے سٹیٹ مسلم موومنٹ کی ترقی کی رپورٹ پیش کی۔ مجلس استقبالیہ کے صدر مسٹر عابد حسین نے نمائندگان کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس موومنٹ اور ایسے جلسوں کی اہمیت کو واضح کیا۔ ا۔پ

بین الاقوامی مسلم کانفرنس کے عہدیدار

کراچی ۱۶ دسمبر۔ بین الاقوامی مسلم کانفرنس کی ایڈہوک کمیٹی کی میٹنگ میر غلام علی تالپور کے مکان پر منعقد ہوئی۔ جس میں خواجہ ناظم الدین (بنگال) خان عبد القیوم خان (سرحد) میاں ممتاز دولتانہ (پنجاب) اور میر غلام علی تالپور پیر الہی بخش (سندھ) نے شرکت کی۔ پیر صاحب مانکی شریف بھی شریک مجلس رہے۔ فیصلہ ہوا کہ کانفرنس کا انعقاد کراچی میں ہو۔ اور اس ایسوسی ایشن کا صدر مقام بھی کراچی ہو۔ مندرجہ ذیل حضرات کانفرنس کے عہدہ دار منتخب ہوئے

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی (صدر) مسٹر اقبال شیدائی (جنرل سکرٹری) تمام صوبائی وزرائے اعظم نائب صدر منتخب ہوئے۔ اور مسٹر جی۔ ایم حاضر خزانچی کے فرائض سر انجام دیں گے۔ یہ بھی منظور ہوا۔ کہ قائداعظم اور وزیر اعظم پاکستان سے درخواست کی جائیگی۔ کہ وہ علی الترتیب اسکے پیٹرن ان چیف اور پیٹرن ہونا قبول فرمائیں (او۔پی۔آئی)

عرب لیگ کے پروگرام میں تبدیلی

صورت حالات بہتر ہونے کی امید

قاہرہ ۱۶ دسمبر۔ آج رات قاہرہ میں عرب لیگ کونسل کا جلسہ ہوا جس میں تین گھنٹے تک جنرل سعید شاہ سابق وزیر اعظم عراق کی رپورٹ پر غور و خوض ہوتا رہا۔ جنرل موصوف نے حال ہی میں امریکہ اور لندن میں مسئلہ فلسطین کے متعلق گفتگو کی ہے۔ ابھی کونسل نے کوئی بیان پریس میں نہیں دیا۔

اعظم پاشا سیکرٹری عرب لیگ نے صرف اتنا بتایا۔ کہ جنرل سعید پاشا انگلستان سے مشرق وسطی کے متعلق ایک تجویز لائے ہیں۔ اور آپ کی کونسل میں شرکت نے لیگ کے پروگرام کو بالکل بدل دیا ہے۔ اعظم پاشا نے یہ بھی بتایا۔ کہ کونسل ایک ہفتہ سے فلسطین پر غور کر رہی ہے۔ اور کل اس کا آخری جلسہ منعقد ہوگا جس کے بعد یہ اپنا بیان شائع کرے گی۔

(رائٹر)

فلسطین میں فرقہ وارانہ فسادات

۱۴ یہودی مارے گئے

بیت المقدس ۱۶ دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آج یا کل یہودی نمائندے لنڈن اور امریکہ میں مطالبہ پیش کرینگے۔ کہ عرب فوج فلسطین کے غیر عربی علاقوں سے نکال دی جائے۔ بیت المقدس کے مشرقی علاقہ میں ایک سارجنٹ اور ایک سپاہی دستی بم کی وجہ سے زخمی ہو گئے۔ یہودی نامہ نگار کے بیان کے مطابق ۱۴ یہودی مشرقی لڑائی میں مارے گئے۔ (رائٹر)

۱۸ دسمبر کی کانفرنس کا ایجنڈا تیار ہو گیا

لاہور ۱۶ دسمبر۔ پاکستان اور ہندوستان ڈومینین کی ۱۸ دسمبر کو ہونے والی کانفرنس کے لئے کافی لمبا ایجنڈا تیار ہو گیا ہے۔ بہت سے معاملوں پر جن کا دونوں حکومتوں سے تعلق ہے بحث کی جائیگی۔

بمبئی میں آتشزدگی کی واردات

بمبئی ۱۵ دسمبر۔ نیشن بلڈنگ بمبئی کو جو کہ چار منزلہ عمارت ہے۔ آج ½۷ بجے شام اچانک آگ لگ گئی۔ آگ دوسری منزل سے شروع ہوئی۔ اور پندرہ منٹ میں باقی دو منزلوں تک پہنچ گئی۔ ایک گھنٹہ کی کوشش کے بعد آگ کو بجھا دیا گیا۔ تمام آفس فرنیچر اور دفتر کا ریکارڈ جل گیا۔ اور عمارت کو بھی بڑا بھاری نقصان پہنچا۔ الشین انشورنس کمپنی کا مینجر اور اس کے بیوی بچے اور دوسرے بڑھئی جو عمارت میں کام کر رہے تھے صحیح و سلامت بچا لئے گئے۔ ا۔پ

پاکستان میں اسلامی شریعت کے قیام پر لیکچر

لاہور ۱۶ دسمبر۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت مغربی پنجاب کے ڈائریکٹر آف اسلامک ریسرکنسٹرکشن علامہ محمد اسد ۱۰ دسمبر بروز بدھ گیارہ بجے دوپہر لا کالج ہال میں ایک لیکچر دیں گے۔ لیکچر کا عنوان پاکستان میں اسلامی شریعت کا قیام ہے۔ ا۔پ

۲۰ خاصی ریاستیں انڈین یونین سے مل گئیں

شیلانگ ۱۵ دسمبر۔ ۲۰ خاصی ریاستوں کے سرداروں نے فرداً فرداً انڈین یونین کے ساتھ الحاق کے کاغذوں پر دستخط کر دیئے ہیں۔ سر اکبر حیدری نے انڈین یونین کی طرف سے دستخط کئے۔ الحاق کی شرائط کے رو سے ان ریاستوں اور انڈین یونین میں سٹینڈسٹل معاہدہ ہو گیا ہے جو آئندہ نئے انتظامات تک نافذ رہے گا۔

(ا۔پ)

اغوا شدہ عورتوں کی واپسی

لاہور ۱۶ دسمبر۔ اغوا شدہ عورتوں کی واپسی کا کام شروع ہو گیا ہے۔ مغربی پنجاب کی طرف سے بیگم فاطمہ اور مس ربیعہ سلطانہ ۱۷ دسمبر کو اس کام کے لئے جالندھر جا رہی ہیں۔ وہاں پر ان کے ساتھ اور عورتیں اور حکومت کے آفیسرز ان کے کام میں ہاتھ بٹائیں گے۔ اس بارہ میں ضروری اطلاع بیگم بشیر کو مال لاہور پہنچانی چاہیئے۔ اگر کوئی نہایت ہی اہم معاملہ ہو۔ تو پھر بیگم فاطمہ ڈپٹی ہائی کمشنر جالندھر کے پتہ پر اطلاع دی جانے۔ ا۔پ

لاہور ۱۶ دسمبر۔ مرزا احمد ابراہیم صدر این۔ ڈبلیو۔ آر ورکرز ٹریڈ یونین کو آج ریلوے پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اور مسٹر ریاض قریشی ریلوے مجسٹریٹ نے ضمانت پر رہا کر دیا۔ ا۔پ